قربانی کے چار دن

تحقیق : غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری جامعہ علوم اثریہ جہلم

ایام تشریق بالاتفاق یوم نحر (۱۰ ذوالحجہ) کے بعد تین دن ہیں۔ ان دنوں میں قربانی جائز اور درست ہے یعنی قربانی کے چار دن ہیں جیساکہ جبیر بن مطعمؓ سے روایت آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (كل ايام التشريق ذبح) تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں۔ مسند امام احمد (۸۲/۴)، سنن دار قطنی (۲۸۴/۴)، صحیح ابن حبان (۶۲/۶)، مواردالظمآن (۲۴۹)، سنن کبریٰ بیہقی (۲۹۶/۹)، معرفة السنن و الآثار (۱۴/۴)، الکامل لابن عدی (۱۱۱۸/۳)، طبرانی کبیر (۱۳۸/۲)، مسند ترمذی بحوالہ نصب الرایہ (۶۱/۳)، کتاب مسند الشامیین للطبرانی (۳۸۹/۲)، مسند بزار بحوالہ نصب الرایہ (۲۱۲/۴)

یہ حدیث صحیح مرفوع متصل چوتھے دن کی قربانی میں نص ہے۔

۱۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔"اخرجه احمد لكن في سنده انقطاع ووصله الدار قطني ورجاله ثقات" اس کو احمد نے منقطع اور دار قطنی نے متصل روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (فتح الباری ۸/۱۰)

۲۔ حنفی مذہب کے نامور فقیہ اور محدث قاسم بن قطلوبغا التوفی (۸۷۹) لکھتے ہیں۔ اس کو احمدؒ اور ابن حبانؒ نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور اس کو طبرانی نے ایک دوسری سند سے روایت کیا ہے۔" واسناده ثقات" اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں۔ (تخریج احادیث الاختیار ۹۲)

۳۔ حافظ ہیثمیؒ لکھتے ہیں۔ کہ اس کو احمد، بزار اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے۔ اس کے راویوں کی توثیق بیان کی گئی ہے۔ مجمع الزوائد (۲۵۲/۳) آگے چل کر لکھتے ہیں احمد وغیرہ کے راوی ثقہ ہیں (۲۵/۴)

۴۔ امام زیلعی حنفیؒ، امام بزار کا انقطاع کے بارے میں قول ان کی مسند کے حوالے سے نقل کرنے کے بعد دار قطنی کی وہ سند لائے ہیں۔ جس میں انقطاع نہیں ہے۔ بلکہ متصل السند ہے نصب الرایۃ (۲۱۲/۴) معلوم ہوا کہ امام زیلعی حنفیؒ کے نزدیک بھی یہ حدیث متصل السند ہے۔

۵۔ امام شوکانیؒ لکھتے ہیں" وله طرق يقوى بعضها بعضا " اس حدیث کئی طرق ہیں جو بعض بعض کو تقویت دیتے ہیں الدراری المضیہ للشوکانی (۳۰۷) نیل الاوطار (۱۲۵/۵) اور امام شوکانیؒ نے ابن حبان والی سند کو متصل قرار دیا ہے۔

۶۔ امام ابن الملقنؒ لکھتے ہیں۔ اس حدیث کو ابن حبانؒ نے جبیر بن مطعم کی روایت سے ذکر کیا ہے۔ یہ اس کی سندوں میں سب سے زیادہ صحیح سند ہے۔ (خلاصۃ البدر المنیر لابن الملقنؒ ۱۷/۲)

۷۔ محدث العصر الشیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں" قربانی کے چار دن ہیں جیساکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ (كل ايام التشريق ذبح) تمام تشریق کے دن قربانی کے دن ہیں۔ اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا

ہے۔ یہ حدیث مجموع طرق سے میرے نزدیک قوی ہے اس لیے میں نے اس کو "الصحیحہ" (حدیث نمبر ۲۴۷۶) میں ذکر کیا ہے۔
مناسک الحج والعمرۃ للالبانی (۳۴)

۸۔ اس حدیث کو دور حاضر کے محقق شعیب الارنووط اور عبدالقادر الارنووط نے زاد المعاد (۳۱۸/۲) کی تحقیق میں صحیح کہا ہے

۹۔ محدث العصر عبیداللہ مبارکپوریؒ نے تحقیق کے بعد قربانی کے چار دن کے بارے قول کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح شرح، مشکوٰۃ المصابیح ۱۰۸/۵)

۱۰۔ علامہ احمد عبدالرحمن البناؒ" بلوغ الامانی" من اسرار الفتح الربانی " میں اس کو متصل اور حسن کہا ہے۔ اور علامہ احمد بن الصدیق الغماریؒ نے اس کے انقطاع کو رفع کرنے کے بعد اس کو "حسن" قرار دیا ہے۔ (ہدایۃ الرشد لتخریج احادیث بدایۃ ابن رشد ۴۰۴/۵) تلک عشرۃ کاملۃ

یہ روایت صحیح مرفوع متصل قابل حجت اور قابل عمل ہے۔

اعتراض ۱۔ اس کی ایک سند میں سلیمان بن موسیٰ متکلم فیہ راوی ہے۔ (الجوہر النقی ۲۹۵/۹)

جواب :۔ امام ابن عدیؒ سلیمان بن موسیٰ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں "کہ میں نے سلیمان بن موسیٰ سے کئی ایک احادیث روایت کی ہیں وہ بھی فقیہ ہے راوی بھی۔ اس سے ثقہ لوگوں نے حدیث روایت کی ہے یہ علمائے شام میں سے ہیں کچھ احادیث کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ جن کو اس کے علاوہ دوسروں نے روایت نہیں کیا یہ میرے نزدیک "ثبت صدوق" ہے (الکامل ۱۱۱۸/۳)۔

امام زہریؒ کہتے ہیں سلیمان بن موسیٰ مکحول سے احفظ ہے امام دار قطنی "العلل" میں لکھتے ہیں یہ ثقات میں سے ہے۔ عطاء اور زہریؒ نے اس کی تعریف کی۔ امام ابن سعد کہتے ہیں ثقہ ہے ابن جریج نے بھی اس کی تعریف کی ہے (تہذیب التہذیب ۴۲۶/۵)۔

اعتراض ۲۔ دار قطنی کی دوسری سند میں عمرو بن ابی سلمۃ ہے۔ اس کو مولانا محمد سرفراز صفدر صاحب نے ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (مسئلہ قربانی ۳۴)

جواب۔ ایک طرف تو مولانا صاحب کو بڑی علمیت کا دعویٰ ہے دوسری طرف جہالت اور تعصب کا یہ عالم ہے کہ بخاری و مسلم کے راوی کو ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عمرو بن ابی سلمۃ یہ بخاری و مسلم بلکہ صحاح ستہ کا راوی ہے اس راوی پر تو مولانا کے بڑے بھی اعتراض نہ کر سکے مولانا تو صرف "شیخ الحدیث" ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ویسے بھی مولانا صاحب صحیحین کے راویوں پر جس انداز سے برستے ہیں۔ اللہ کی پناہ۔ رہی بات کہ اس راوی کو امام ابن معین نے ضعیف کیوں کہا ہے تو اس کا سبب اور جواب شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری (۱۱۲/۳) میں بیان کر دیا ہے۔

بخاری مسلم کے راویوں کے بارے میں مولانا کی جرح کا حال ہمارے شیخ محقق عصر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں" اور "آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے" میں دیکھیں۔

اعتراض ۳۔ یہ حدیث مضطرب ہے۔

جواب۔ یہ کہنا کہ اس میں اضطراب ہے۔ یہ محض بے بنیاد دعویٰ ہے

حدیث جبیر بن مطعمؓ کا شاہد۔ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ایام التشریق کلها ذبح"
حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ ایام تشریق سارے کے سارے قربانی کے دن ہیں۔ (الکامل ابن عدی : ۲۳۹۶/۶)

یہ حدیث معاویہ بن یحیی کی وجہ سے ضعیف ہے حدیث جبیر بن مطعمؓ کے لئے بطور شاہد ہے اس حدیث سے جبیر بن مطعمؓ کو تقویت ملتی ہے۔

حدیث جبیر بن مطعمؓ کی مؤید روایت :۔ ملا علی قاری حنفیؒ نے شرح مشکوۃ میں ایک روایت چار دنوں کے بارے میں ابن حجرؒ سے تصحیح نقل کرنے کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت بھی نقل کی ہے۔ جو حدیث جبیر بن مطعمؓ کی مؤید ہے اگرچہ میں اس روایت کے مرجع کو نہ پاسکا الفاظ یہ ہیں۔ "ایام منی ایام منحر" منیٰ کے دن قربانی کے دن ہیں۔
ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں۔ کہ ابو اسحاق مروزیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ آگے چل کر ابن حجرؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ "والحاصل ان له طرقا یقوی بعضها بعضا فهو حسن یحتج به وبذلک قال ابن عباس و جبیر بن مطعمؓ و نقل عن علی ایضا وبه قال کثیر من التابعین فمن زعم تفرد الشافعی به فقد اخطا"۔

"حاصل بات یہ ہے کہ اس روایت کے کئی طرق ہیں جو بعض بعض کو تقویت دیتے ہیں یہ روایت "حسن" اور قابل حجت ہے۔ اسی لیے ابن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں۔ کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ یہ بات حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے۔ یہی بات تابعین کی کثیر تعداد نے کہی ہے اور جس کا یہ خیال ہے کہ چار دن کی قربانی کے بارے میں امام شافعیؒ اکیلے ہیں وہ خطا کار ہے۔
مرقاۃ شرح مشکوۃ (۳۱۴/۳)

امام ابن قیمؒ نے اس حدیث کو حدیث جبیر بن مطعمؓ کے لئے بطور مؤید پیش کیا ہے۔ زاد المعاد (۳۱۹/۳)

ایک وہم

استاد شعیب الارنوؤط اور عبد القادر الارنوؤط کو وہم ہوا ہے کہتے ہیں۔ کہ حدیث حضرت جابرؓ سے مراد وہ حدیث جابرؓ ہے جو ابو داؤدؒ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔ "کل عرفة موقف وکل منی منحر وکل المزدلفة موقف وکل فجاج مکه طریق و منحر" (تحقیق زاد المعاد، ۳۱۹/۳)

جبکہ امام ابن قیمؒ کے نزدیک حدیث جابرؓ سے مراد وہ حدیث ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔
"ایام منی ایام منحر"

امام تقی الدین ابو بکر بن محمد حسنی حصنی دمشقی شافعیؒ نے بھی اس حدیث کو چار دن کی قربانی کے ثبوت پر حجت پکڑا ہے۔
(کفایۃ الاخیار : ۲۴۰/۲)

اعتراض : حضرت مولانا سرفراز صفدر صاحب نے اس حدیث کے ایک راوی اسامہ بن زید کو ضعیف قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

جواب۔ اسامہ بن زید سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے استشہاد اور واسطہ لی ہے۔ ہم نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ مولانا صاحب کو بخاری و مسلم کے راویوں سے دشمنی ہے۔ کبھی اپنے امامؒ پر جرح کے بارے میں غور کیا ہے؟ جو ضعیف بھی ہیں اور متروک الحدیث بھی۔ پھر بھی اُن کا مذہب اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایک ثقہ صدوق راوی کی حدیث قبول نہیں ہے۔ سنیئے اسامہ بن زید کو امام یحیی بن معینؒ امام داوردیؒ، امام عجلیؒ اور امام ابو یعلیؒ نے ثقہ کہا ہے۔ امام ابن حبانؒ اور امام ابن شاہینؒ نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ امام ابن عدیؒ کہتے ہیں۔ یہ حسن الحدیث ہے۔ امام دارمیؒ کہتے ہیں۔ ''لیس به بأس''۔

امام یعقوب بن سفیانؒ کہتے ہیں کہ یہ اہل مدینہ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک ثقہ مامون ہیں۔ عبداللہ بن احمدؒ نے ''حسن الحدیث'' کہا ہے۔

محمد بن عثمان بن ابی شیبہؒ کہتے ہیں۔ میں نے علیؒ سے اسامہ بن زید کے بارے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک ثقہ ہے۔ امام الجرح والتعدیل حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں۔ صدوق قوی الحدیث اور ثقہ ہے۔

(معرفة الرواة المتكلم فيهم بما لا يوجب الرد، للذہبیؒ، ص ٦٤)

باقی امام یحیی القطانؒ کا یہ کہنا ''اشهدوا انی قد ترکت حدیثه''۔ تو یہ ایک مخصوص روایت کے بارے میں کہا ہے۔ جیسا کہ ابن حجرؒ نے ''تهذيب التهذيب'' (۱/۲۱۰) میں ذکر کیا ہے۔

حدیث جبیر بن مطعمؓ کی دوسری تائید

حدیث جبیر بن مطعمؓ کی تائید اللہ تعالیٰ کے فرمان ''ویذکرو ا اسم اللہ فی ایام معلومات'' سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ایام معلومات سے مراد دسویں ذوالحجہ اور اس کی بعد تین دن ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ۔ ''الایام المعلومات یوم النحر وثلاثة ایام بعده'' ایام معلومات یوم نحر اور اس کے بعد تین دن ہیں۔

نافع بھی ابن عمرؓ سے یہی بیان کرتے ہیں۔ یہی قول ابراہیم نخعیؒ کا ہے اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی ایک روایت ملتی ہے۔ کہ ایام معلومات سے مراد قربانی کے دن ہیں۔ اور اس مراد کو اللہ تعالیٰ کے فرمان ''علی ما رزقهم من بهيمة الانعام'' سے بھی تقویت ملتی ہے۔

کیونکہ ''ذکر'' سے مراد قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت ''بسم الله والله اکبر'' پڑھنا ہے۔ ان دنوں میں جن میں قربانی کرنی جائز ہے۔ وہ ایام معلومات ہیں جو حدیث جبیر بن مطعمؓ سے ''معلوم'' ہیں۔

اعتراض ۱۔ ابوبکر جصاص حنفیؒ لکھتے ہیں۔ ''اس سے یہ دلالت نہیں ہوتی کہ ان سے مراد ایام نحر ہیں۔ کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ ''علی ما رزقهم من بهيمة الانعام'' میں ''علی'' لام کے معنی میں ہو جیسا کہ '' ولتکبرو االله علی ما هدا کم'' میں ''علی'' لام کے معنی میں ہے۔ احکام القرآن (۱/۳۱۶)

جواب۔ حرف ''علی'' کو لام کے معنی میں لینا یہ خلاف الاصل ہے۔ کیونکہ حرف ''علی'' اپنے معنی حقیقی میں یہاں واضح ہے۔ ''علی''

کے معنی "لام" لینا معنی مجاز جو بغیر قرینہ صارفہ کے ہے۔ معنی مجاز اس وقت لیا جاتا ہے جب حقیقی معنی لینا متعذر ہو۔ یہاں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جیساکہ زجاجؒ کہتے ہیں۔ "والذکر ھھنا یدل علی التسمیۃ علی ماینحر لقولہ تعالی: (علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام) زادالمسیر لابن جوزی (۴۲۵/۵)۔ پھر حدیث جبیر بن مطعمؓ اس معنی پر مؤید بھی ہے۔

اعتراض ۲۔ ابو بکر جصاص حنفیؒ لکھتے ہیں کہ "اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ ایام معلومات سے مراد ایام عشر لی جائے یوم نحر بھی ان میں شامل ہے اور اس میں قربانی ہوتی ہے۔ کئی سالوں کے تکرار سے "ایام" پر عمل ہو جائے گا۔

جواب۔ یہ احتمال بھی باطل ہے کیونکہ ایک دن ایک سال سے دوسرا دن اگلے سال سے لینا یہ خلاف متبادر ہے۔ حدیث جبیر بن مطعمؓ جو چار دنوں کے بارے نص وارد ہوئی ہے اسکے خلاف ہے۔ اور حدیث جابرؓ آثار صحابہؓ اور صحابہؓ، تابعین اور ائمہ دین کے مذہب اور عمل کے بھی خلاف ہے۔

اعتراض ۳۔ ابو بکر جصاص حنفیؒ لکھتے ہیں کہ۔ "باب عدد میں لفظی دلالت کے اعتبار سے معدودات اور معلومات ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ معدودات قلت کے لئے اور معلومات کثرت کے لئے آتا ہے۔ احکام القرآن (۳۱۶/۱)

جواب۔ قلت اور کثرت امور اضافیہ میں سے ہیں۔ ایک چیز ایک ہی وقت میں معلوم بھی ہو اور معدود بھی یہ منافی نہیں ہے۔ رمضان کے تیس دنوں کے لئے معدودات استعمال کیا ہے۔

یہاں "معلوم" سے مراد وہ دن ہیں جو لوگوں کو حدیث جبیر بن مطعمؓ اور دوسری احادیث سے معلوم ہوئے ہیں۔ الحاصل ایام معلومات سے مراد قربانی کے دن ہیں اس کی تائید حدیث جبیر بن مطعمؓ سے بھی ہوتی ہے۔

اجماع کا جھوٹا دعویٰ

ابن ترکمانی حنفیؒ نے ابن بنت نعیم کی نوادر الفقہاء کے حوالہ سے فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے۔ کہ تیرھویں ذوالحجہ کو قربانی جائز نہیں ہے۔ صرف امام شافعیؒ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ الجوہر النقی (۲۹۵/۹)

جواب۔ اجماع کا یہ دعوی محض جھوٹ پر مبنی ہے۔ امام شافعیؒ تیرھویں ذوالحجہ کو قربانی کے جواز میں منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ جواز صحابہ کرامؓ، تابعین اور ائمہ فقہاء کی ایک جماعت سے ثابت ہے۔ جیساکہ امیر المؤمنین حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، جبیر بن مطعمؓ، سلیمان بن موسی الاسدی فقیہ اہل شام۔ امام ابو حنیفہؒ کے استاد امام اہل مکہ عطاء بن ابی رباح، امام اہل بصرہ حسن بصریؒ، عمر بن عبدالعزیزؒ، امام مکحولؒ، امام اہل شام اوزاعیؒ، امام داؤد ظاہریؒ اور جمہور چار دن قربانی کے قائل ہیں۔

امام بیضاویؒ بھی قربانی کے چار دن کے جواز پر فتوی دیتے ہیں۔ الغایۃالقصوی فی درایۃ الفتوی، للبیضاوی (۹۸۱)، امام نوویؒ شرح المھذب (۳۹۰/۸)، روضۃ الطالبین (۲۰۰/۳)، امام ابن کثیر تفسیر، ابن کثیر (۳۳۲/۱)، شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ فتح الباری (۸/۱۰)، امام شوکانی ،نیل الاوطار (۱۲۵/۵)، السیل الجرار (۸۲/۴)، امام ابن قیمؒ زادالمعاد (۳۱۹،۳۱۸/۳) میں چار دن قربانی کے قائل

ہیں

امام ابن منذر نیساپوریؒ لکھتے ہیں۔"وقت الاضحی یوم النحر وثلاثه ایام بعده ایام التشریق "قربانی کا وقت یوم نحر (دسویں ذوالحجہ) اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ (الاقناع،۱/۳۷٦)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔" آخر وقت ذبح الاضحیة آخر ایام التشریق وهو مذهب الشافعی واحد القولین فی مذهب احمد " قربانی کا آخری وقت ایام تشریق کا آخری دن ہے یہی مذہب امام شافعیؒ کا اور امام احمد کے مذہب میں دو قولوں میں سے ایک قول اس کے بارے ملتا ہے۔" الاختیارات الفقهیة من فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیه (۱۲۰)

عبدالقدوس نے اپنے "تذکرہ" میں ابن رزین نے "نہایہ" میں لکھا ہے کہ۔ قربانی کے چار دن ہیں۔ الانصاف للمرداویؒ(۸٦/۴) ۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ائمہ فقہاء کے اقوال سے حدیث جبیر بن مطعمؓ کو تقویت ملتی ہے۔اور ابن ترکمانی حنفیؒ نے امام طحاوی حنفیؒ کا قول "احکام القرآن" کے حوالہ سے جو ذکر کیا ہے وہ مردود ٹھہرتا ہے۔

حدیث جبیر بن مطعمؓ کی ایک اور تائید

دسویں ذوالحجہ کے بعد قربانی کے جو تین دن ہیں ان کے بارے امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں۔

" ولان الثلاثة تختص بكونها ايام منى، وايام الرمي، وايام التشريق ، ويحرم صيامها، فهي اخوة في هذه الاحكام ، فكيف تفترق في جواز الذبح بغير نص ولااجماع"

کہ ان تین دنوں کو منی کے دن ، رمی کے دن اور تشریق کے دن ہونے میں خصوصیت حاصل ہے۔ان میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ یہ احکام میں ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ پھر کس طرح ان دنوں سے چوتھے دن کی قربانی کے جواز کو بغیر نص کے جدا کیا جائے گا۔ پھر ان تین دنوں میں چوتھے دن کی قربانی کے نہ ہونے پر اجماع بھی نہیں ہے۔ زادالمعاد(۳۱۹/۳)

امام ابن عربیؒ لکھتے ہیں۔"کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ چوتھا دن بھی قربانی کا دن ہے۔حدیث جبیر بن مطعمؓ کو دلیل بنایا ہے کہ تمام ایام تشریق قربانی کے دن ہیں اور چوتھا دن ان دنوں میں سے ہے جس میں روزہ رکھنا منع ہے۔ یہ دن اپنے سے پہلے والے دن سے مشابہت رکھتا ہے" عارضة الاحوذی لا بن العربی(۳۰۷/٦)

امام تقی الدین ابو بکر بن محمد دمشقیؒ لکھتے ہیں۔"کہ قربانی کے چار دن ہیں۔اس لیے ایام تشریق کے تیسرے دن کا حکم وقت میں ، روزہ رکھنے کی حرمت میں اور اسی طرح قربانی میں بھی اپنے سے پہلے والے دودنوں کے حکم کی طرح ہے"۔ کفایة الاختیار فی حل غایة الاختیار (۲۴۰/۲)۔

دسویں ذوالحجہ کے بعد تین دن ہیں۔ جن میں قربانی جائز ہے ایام تشریق بھی یوم نحر کے بعد تین ہیں ایام منی بھی یوم نحر کے بعد تین ہیں اور اسی طرح ایام رمی بھی تین ہیں۔ان میں مشابہت پائی جاتی ہے۔اگر کوئی یہ کہے کہ ہر ہر حکم میں مشابہت نہیں ہے۔ جیسا کہ مولانا سرفراز صفدر صاحب نے کہا ہے۔"مسائل قربانی"(۳۴)۔ تو میں کہتا ہوں کہ بغیر دلیل کے چوتھے دن کی قربانی کو خارج کرنا بھی صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ حدیث جبیر بن مطعمؓ صحیح مرفوع متصل چار دن قربانی کے بارے نص ہے۔ پھر حدیث "ایام منى كلها منحر" جس کی تصحیح ملا علی قاریؒ نے ابن حجرؒ سے نقل کی ہے۔اسی طرح ایک دوسری حدیث" ایام منی ایام نحر" ہے۔ جس کو ملا علی قاری حنفیؒ نے شرح مشکوٰۃ میں نقل کیا ہے۔اور ساتھ ائمہ کی تحسین و تصحیح بھی بیان کی ہے۔ قربانی کی

مشابہت کو خارج کرنے والوں کا رَد کرتی ہیں۔ہاں جو چیزیں مشابہت سے خارج ہیں ان پر قرآن و سنت کے دلائل وارد ہوتے ہیں۔ ثابت ہوا چوتھے دن کی قربانی درست اور جائز ہے۔

۱۔ جو لوگ تین دن قربانی کے قائل ہیں ان کے پاس کوئی بھی مرفوع روایت نہیں ہے ۔ جیسا کہ ابن ترکمانی حنفیؒ لکھتے ہیں۔"قلت لم یصح فی هذاالباب عن النبی صلی الله علیه وسلم شیء" میں کہتا ہوں اس باب میں (یعنی تین دن قربانی کے بارے میں) نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز صحیح ثابت نہیں ہے۔ (الجوہر النقی)۔اور جو آثارِ صحابہؓ ملتے ہیں ۔حدیث جبیر بن مطعمؓ صحیح مرفوع متصل کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔کیونکہ مرفوع حدیث کے مقابلہ میں موقوف حدیث قابل حجت اور قابل استدلال نہیں ہوتی ہے۔یہ قاعدہ حنفیہ کے نزدیک بھی مسلم ہے۔

۲۔ مولانا سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں۔ "حافظ ابن رشد قرآن کریم کے جملہ ایام معلومات کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ۔ فقیل یوم النحر و یومان بعده وهو المشهور" (بدایہ ۱/۴۲۲) مشہور قول یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد عید کا دن اور دو دن بعد کے ہیں (مسئلہ قربانی ۲۲)

کیا ایام معلومات کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ یا دیگر حنفی مفسرین و فقہاء کا یہی قول ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں۔اگر مولانا صاحب کو اپنی کتب تفاسیر کا ذرا برابر بھی مَس ہوتا تو یہ بات قطعانہ لکھتے۔آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ایام معلومات کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا مذہب کیا ہے ؟

ابو بکر جصاص حنفیؒ جنہیں حنفی حجۃ الاسلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں "وقدروی عن ابی حنیفه وابی یوسف ومحمدان المعلومات العشر" ابو حنیفہؒ، ابو یوسفؒ، اور محمدؒ سے روایت بیان کی گئی کہ ایام معلومات دس ہیں۔ احکام القرآن (۱/۳۱۶)

نسفی حنفیؒ لکھتے ہیں "هی عشر ذی الحجة عندابی حنیفه رحمه الله وآخرها یوم النحر وهو قول ابن عباس رضی الله عنهما و أکثر المفسرین رحمهم الله "ایام معلومات امام ابو حنیفہ کے نزدیک ذوالحجۃ کے دس دن ہیں ان کا آخری دن قربانی کا پہلا دن ہے یہی قول ابن عباس اور اکثر مفسرین کا ہے۔ تفسیر نسفی (۳/۹۹)

زمخشری حنفیؒ لکھتے ہیں۔"الایام المعلومات ایام العشر عند ابی حنیفه "ایام معلومات امام ابو حنیفہ کے نزدیک (ذوالحجۃ) کے دس دن ہیں۔ الکشاف (۳/۱۵۳)، امام ابو حنیفہ کا یہی قول علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اور امام قرطبیؒ نے تفسیر قرطبی میں نقل کیا ہے۔ تفسیر قرطبی (۳/۲)

حافظ ابن کثیرؒ نے ایک مختلف قول نقل کیا ہے۔ایام معلومات کے بارے میں چوتھا قول یہ ہے کہ عرفہ یوم نحر اور اس کے بعد والا دن ہے۔یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔ تفسیر ابن کثیر (۳/۲۹۶)

وہ کونسی چیز ہے جس نے مولانا صاحب کو امام صاحب کے مذہب سے منحرف بنا دیا ہے ؟اگر لا علمی کو وجہ سے مولانا صاحب نے ابن رشدؒ کے ذکر کردہ "مشہور" کے لفظ سے دھوکا کھایا ہے تو عرض ہے کہ یہ شہرت دس دنوں کے بارے میں ان کو اپنے مذہب سے بھی مل سکتی تھی۔ جیسا کہ ابو بکر جصاص حنفیؒ لکھتے ہیں "فعرفت بالشهرة لا نها عشرة "ایام معلومات کے بارے میں توں نے شہرت کی وجہ سے جان لیا ہے کہ وہ دس ہیں۔ احکام القرآن (۱/۳۱۶)

الحاصل مولانا صاحب کا ذکر کردہ ابن رشدؒ کا قول فائدہ نہ پہنچا سکا۔اور اس سے مولانا کا موقف ثابت بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

اس لیے تو امام ابن عربیؒ نے "عارضة الاحوذی شرح الترمذی" جو "احکام القرآن" کے بعد لکھی ہے۔ اس میں ذکر کرتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا مذہب بھی متحمل ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی متحمل ہے۔ یہی بات کا امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں ذکر کی ہے۔ تفسیر قرطبی (۱۲/۱۴۳)۔

اگر ایام معلومات سے قربانی کے تین دن ثابت ہوتے تو وہ پورے وثوق سے کہتے کہ قربانی تین دن ہیں۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ایام معلومات تین ہیں تو پھر بھی حنفیہ کا مذہب ثابت نہیں ہوتا ہے۔

جیسا کہ ابن رشدؒ لکھتے ہیں۔ "جس کا یہ خیال ہے کہ آیت مبارکہ اور حدیث (جبیر بن مطعم) کو جمع کیا جائے تو وہ کہتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ آیت میں جو حکم بیان ہوا ہے۔ حدیث اس پر ایک زائد حکم کا تقاضا کرتی ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ آیت میں قربانی کے دنوں کی تحدید بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔ جبکہ حدیث میں ان دنوں کی تحدید و تعیین بیان کرنا مقصود ہے۔ تو اس طرح جب یہ شمادت بالاتفاق ایام تشریق میں شامل ہے تو اس چوتھے دن قربانی کرنا بھی جائز ہو جائے گی"۔ البدایۃ (۱/۳۲۰)۔

اگر حنفیہ یہ کہیں کہ آیت کے مفہوم کو حدیث پر مقدم رکھیں گے تو ان کی یہ بات قطعی صحیح نہ ہوگی کیونکہ حدیث جبیر بن مطعم چوتھے دن کی قربانی کے بارے میں نص ہے۔ مفہوم کو نص پر مقدم کرنا ایک جرم ہے۔ ویسے بھی مفاہیم حنفیوں کے نزدیک کمزور سمجھے جاتے ہیں۔

۳۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ قربانی کے تین دنوں کے بارے میں حنفیہ کے پاس کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے۔ تو پھر ایک تاویل کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے قربانی کرنے والے کے لئے تین دن سے زیادہ گوشت کی ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا تھا جو یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا۔

لہذا ثابت ہوا کہ قربانی کے تین دن ہیں یہ تاویل مولانا سرفراز صفدر صاحب نے اپنے رسالہ مسائل قربانی (۲۶) میں امام ابن قدامہ حنبلیؒ کے حوالہ سے ذکر کی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابن قدامہؒ کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ محض تاویل ہے "قیاس مع الفارق" ہے۔ دونوں حکموں میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اس کا مسکت جواب امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں دیا ہے۔ جس کو مولانا صاحب نے اپنے وہم کے مطابق وہم قرار دیا ہے یہ تاویل صحیح نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبدالقدوس نے اپنے "تذکرہ" میں امام ابن تیمیہؒ نے "الاختیارات" میں ابن رزین نے "نہایہ" میں لکھا ہے۔ کہ قربانی کے چار دن ہیں۔

الانصاف، للمرداویؒ (۴/۸۷)

مزے کی بات یہ ہے کہ علامہ عینی حنفیؒ شارح بخاری، امام زیلعی حنفیؒ، امام ابن ہمام حنفیؒ شارح ہدایہ، ابن ترکمانی حنفیؒ، قاسم بن قطلوبغا حنفیؒ، ملا علی قاری حنفیؒ اور دوسرے بڑے بڑے حنفی فقہاء نے اس کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ اگر یہ تاویل ان کے نزدیک صحیح ثابت ہوتی تو وہ اپنی کتابوں میں ضرور ذکر کرتے۔

نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے یہ دلیل نہیں بنتی ہے کہ۔ قربانی کے دن بھی تین ہیں۔ کیونکہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قربانی کرنے والا جس دن وہ قربانی کرے اس دن اور اس کے بعد دو دن تک گوشت رکھ سکتا ہے۔ تین دنوں سے زیادہ گوشت ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے جب وہ تیسرے دن قربانی کرے گا تو اس کے لیے وہ تیسرا دن اور اس کے بعد والے دو دن ہیں جن میں وہ گوشت محفوظ کر سکتا ہے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں۔ "کہ نبی کریم ﷺ نے تین دن سے زیادہ گوشت کی ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا تھا۔ تین دن کے

بعد قربانی کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ کہاں تین دن سے زیادہ گوشت کی ذخیرہ اندوزی سے روکنا، کہاں تین دن کے بعد قربانی سے روکنا، تین دن سے زیادہ ذخیرہ اندوزی سے روکنا اور قربانی کے وقت کو تین دنوں کے ساتھ خاص کرنا دو وجہوں سے ان میں کوئی مناسبت نہیں پائی جاتی ہے۔

پہلی وجہ

دوسرے دن بھی قربانی جائز ہے اور تیسرے دن بھی قربانی جائز ہے پھر ذبح والے دن سے لے کر آگے تین دن مکمل ہونے تک گوشت کی ذخیرہ اندوزی جائز ہوگی۔ تمہارا یہ استدلال مکمل نہیں ہوگا۔ جب تک یوم النحر یعنی دسویں ذوالحجہ کے بعد قربانی کی ممانعت ثابت نہیں ہوگی۔ ایسا کرنے کے لیے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔

دوسری وجہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی انسان (یوم نحر) دسویں ذوالحجہ کے آخری حصہ میں قربانی کرے۔ حدیث کے تقاضا کے مطابق اس کے لئے یوم نحر کے بعد تین دنوں تک گوشت کی ذخیرہ اندوزی جائز ہوگی۔ اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن یوم اضحیٰ یعنی دسویں ذوالحجہ اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ (زادالمعاد ۳/۳۱۸۔۳۱۹) ظاہر ہے جو انسان تیسرے دن قربانی کرے گا حدیث کے تقاضا کے مطابق وہ اس دن اور اس کے بعد دو دن تک گوشت سٹور کر سکتا ہے۔ جیسا کہ سلمہ بن اکوعؓ کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ سٹور کرنے کا وقت پہلے دن سے شروع ہو کر تیسرے دن تک ہے۔ یعنی صرف پہلے دن کو ترجیح دے۔ دوسرے یا تیسرے دن کو ترجیح نہ دے۔ تو یہ ترجیح بلا مرجح اور تحکم محض ہوگا۔ پہلے دن کی ترجیح کو امام ابن قیمؒ، امام قرطبیؒ، امام شوکانیؒ مردود سمجھتے ہیں۔ بلکہ امام شوکانیؒ تین دن سے اوپر گوشت کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت کے بارے میں جو صحیح حدیث آئی ہے اس کو حدیث جبیر بن مطعمؓ کی مؤید سمجھتے ہیں۔ السیل الجرار (۴/۸۲)

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ تین دن سے زیادہ گوشت سٹور نہ کرو (جو بعد میں منسوخ ہو گیا تھا) تو جس دن ذبح کرے گا اس دن سے اس کی تحدید حقیقی شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا یہ تاویل حنفیوں کے لیے مفید ثابت نہ ہوئی۔ حدیث جبیر بن مطعمؓ سے ثابت ہوا کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کو سمجھنے والا اور اس پر عمل پیرا ہونے والا بنائے۔ آمین ثم آمین

فضیلۃ العلامہ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی کے لیے دعاء صحت کی اپیل

مولانا محمد مدنی صاحب کے خالو، ممتاز سکالر، محقق اور مدینہ یونیورسٹی کے سابق پروفیسر فضیلۃ العلامہ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی (مدینہ منورہ) میں گذشتہ کئی ماہ سے شدید علیل ہیں۔ وہ کچھ عرصہ ریاض کے جدید ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر ان کی خواہش پر انہیں دوبارہ مدینہ منورہ کے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ اب ان کی صحت قدرے بہتر ہے۔

قارئین "حرمین" سے درخواست ہے کہ ان کے لیے دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاء کاملہ و عاجلہ کی خصوصی دعا فرمائیں۔ اللھم اشفہ شفاءً کاملاً عاجلاً۔